14-February-2019

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یادرکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتَّہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہوگی تو یہ سب چیزیں ضِمْناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرودِ پاک کی فضیلت

اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولانا شاہ امام اَحمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فتاوٰی رَضَوِیَّہ شریف جلد 23 صَفْحَہ 122 پر نَقْل فرماتے ہیں: حَضْرتِ اَبُوالْمَوَاہِب رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے تھے کہ میں نے خواب میں رسولُ اللہ، مکی مدنی آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو دیکھا، حُضُورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھ سے فرمایا کہ: قیامت کے دن تم ایک لاکھ بندوں کی شَفاعت کروگے۔ میں نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں کیسے اس قابل ہوا؟ ارشاد فرمایا: اس لیے کہ تم مجھ پر دُرود پڑھ کر اس کا ثواب مجھے

نذر کر دیتے ہو۔(الطبقات الکبری للشعرانی ص ۱۰۱)

گرچہ ہیں بے حد قُصور تم ہو عَفُوّ و غَفُور
بخش دو جُرم و خَطا تم پہ کروڑوں دُرُود

اے میرے کریم آقا! اگرچہ میرے گناہ بہت ہیں، لیکن آپ تو بہت زیادہ معافی عطا فرمانے والے ہیں، میرے گناہ اور خطائیں بھی معاف ہو جائیں، اللہ پاک آپ پر کروڑوں درود و سلام نازل فرمائے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ **"نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ"** مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔(معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی...الخ، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲)

مَدَنی پھول: نیک اور جائز کام میں جتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں:

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بیان سُنُوں گا☆ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِین کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا☆ضَرورَتاً سِمٹ سَرک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا ☆دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا☆صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا☆اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! دنیا آخرت کی کھیتی ہے، یہاں جیسا عمل کیا جائے گا آخرت میں ویسا ہی پھل کاٹنا پڑے گا، یقیناً سعادت مند ہیں وہ لوگ جو دنیا میں رہ کر آخرت کی تیاری میں مصروف رہتے ہیں اور آخرت کے لیے نیک اعمال کا تحفہ لے کر جاتے ہیں، **آخرت کی تیاری کا انداز کیسا ہونا چاہیے؟** آج ہم اس موضوع پر مدنی پھول حاصل کریں گے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ موت سفر آخرت کی پہلی سیڑھی ہے، اگر سفر آخرت کی یہی پہلی منزل ہی پیشِ نظر رہے تو بعد کے سفر کو بہتر بنانے کا بھی ذہن بنے گا، اسی طرح وہ لوگ جو سفر آخرت کی تیاری میں مشغول رہتے ہیں، یعنی اللہ پاک کے نیک بندے، ان کی صحبت، ان کے احوال اور اقوال سے واقفیت بھی اس سفر کو بہتر بنانے کا سبب بن سکتی ہے۔ آج ہم اسی بارے میں مدنی پھول سُنیں گے۔ اِنْ شَآءَ اللہ

میں نے نقصان نہیں اُٹھایا

اللہ والے دنیا کی بجائے ہمیشہ آخرت کی طرف نظر رکھتے ہیں، دنیا کی شے کی قربانی دے کر بدلے میں **آخرت کا فائدہ** اُٹھانا، ان کا طریقہ ہوتا ہے، آئیے اس طرح کا ایک واقعہ سُنتے ہیں:

منقول ہے کہ صحابیِ رسول، حضرت سیِّدُنا زُبیر بن عَوَّام رَضِیَ اللہُ عَنْہ انتہائی کامیاب تاجر تھے، عموماً تاجر کی سوچ ہوتی ہے کہ تجارت میں فائدہ ہی ہو نقصان نہ ہو، ایک بار حضرت سیِّدُنا زُبیر بن عَوَّام رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے اپنا ایک گھر 6 لاکھ میں فروخت کیا، تو آپ سے عرض کی گئی: اے ابو عبد اللہ! (سستا بیچ دینے کے سبب) آپ کو تو نقصان ہو گیا۔ تو حضرت زبیر بن عوّام رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے ارشاد فرمایا: ہر گز نہیں! خدا کی قسم! تم جان لوگے کہ میں نے نقصان نہیں اُٹھایا کیونکہ میں نے یہ مال راہِ خدا میں دے دیا ہے۔ (یعنی صدقہ کر دیا ہے اور جو خوش نصیب مسلمان راہِ خدا میں اپنا مال صدقہ کر دیتا ہے تو وہ ہر گز نقصان نہیں اُٹھاتا بلکہ وہ تو اس کے بدلے میں ملنے والے عظیمُ الشّان ثواب کا حق دار بھی قرار پاتا ہے اور اس کی بَرَکت سے اس کے مال

میں بھی خوب اضافہ ہوتا ہے)(عمدۃ القاری کتاب الخمس،باب برکۃ الغازی،ج۱۰، ص۴۶۴ملخصاً) یہ بھی منقول ہے کہ حضرت سیِّدُنا زُبیر بن عَوَّام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کے ایک ہزار غلام تھے جو آپ کو زمین کی پیداوار اور فدیہ وغیرہ دیا کرتے تھے، لیکن اس میں سے ایک درہم بھی آپ کے گھر میں داخل نہ ہوتا، بلکہ آپ تمام کا تمام مال صدقہ کر دیا کرتے تھے۔(عمدۃ القاری کتاب الخمس،باب برکۃ الغازی،ج۱۰، ص۴۶۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

مالِ دنیا کے بدلے آخرت کا نفع کمایئے

اے عاشقانِ صحابہ واہل بیت! صحابیِ رسول حضرت سَیِّدُنا زبیر بن عوّام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کا دنیا کے مال کے بدلے آخرت کمانے کا جذبہ مرحبا۔ اے کاش کہ ہم بھی ان کے نقشِ قدم پر چلنے والے بن جائیں اور دنیا کے نفع و نقصان کو ذہن سے نکال کر آخرت کے نفع و نقصان کا سوچنے والے بن جائیں۔ اے کاش کہ ہم بھی اپنے بزرگانِ دین اور خصوصاً صحابۂ کرام کے نقشِ قدم پر چلنے والے بن جائیں کہ وہ علم و عمل کے پیکر، فرائض و واجبات، سُنَن و مُسْتَحبات کے عادی، قرآنِ کریم کی تِلاوت کرنے والے، روزوں کے شوقین، ربّ کی رِضا کے کاموں میں مشغول ہونے کے ساتھ ساتھ جس کو گنجائش ہوتی وہ کثرت سے صدقہ کرنے والے ہوتے اور یوں وہ اللہ پاک کے احکامات پر عمل کرتے ہوئے آخرت کی تیاری میں مصروف رہتے۔

ابھی ہم نے حضرت سَیِّدُنا زبیر بن عوام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کا کچھ تذکرہ سُنا، ان کا عُرس مبارک اسی ماہ **جُمادَی الاُخریٰ** میں ہے، آیئے اسی مناسبت سے ان کی سیرت کے کچھ احوال مختصراً سنتے ہیں:

تذکرۂ سَیِّدُنا زبیر بن عوّام

10 ایسے جَلِیْلُ الْقَدْر اور خُوش نصیب صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللهِ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْن ہیں، جنہیں اللہ پاک کی عطا سے غیب کی خبریں دینے والے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے مِنبر شریف پر کھڑے ہو کر ایک ساتھ نام لے لے کر جنّتی ہونے کی خُوشخبری سُنائی۔ اِنہی دس(10) خُوش نصیبوں میں سے ایک حَضْرتِ سَیِّدُنا زُبَیْر بن عوّام رَضِیَ اللهُ عَنْهُ بھی ہیں۔ حضرت سَیِّدُنا زُبَیْر بن عوّام رَضِیَ اللهُ عَنْهُ حُضُورِ اَکْرم، نورِ مجسّم صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کی پُھوپھی حَضْرتِ صَفِیّہ رَضِیَ اللهُ عَنْهَا کے فرزند ہیں۔(کرامات صحابہ، ص۱۲۰)

آپ کا نام"زُبَیْر" والد کا نام"عوّام" ہے جبکہ اسلام قبول کرنے والوں میں حضرت زبیر بن عوّام رَضِیَ اللهُ عَنْه کا چوتھا یا پانچواں نمبر ہے۔(اسد الغابہ، ۲/۲۹۵)

غَزْوَۂ خَنْدَق کے موقَع پر بَنِیْ قُرَیْظَہ کی سرگرمیوں کی خبر حضرت زبیر بن عوّام رَضِیَ اللهُ عَنْه ہی لے کر آئے۔ اس کارنامے (Achievement) سے خوش ہو کر رحمتوں والے آقا، دوجہاں کے داتا صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے اِرْشاد فرمایا: ہر نبی کا ایک حَوَارِی (یعنی جاں نثار دوست) ہوتا ہے اور میرے حَوارِی زُبَیْر ہیں۔(تاریخ دمشق، ۱۸/۳۶۰)

حَضْرتِ سَیِّدُنا زُبَیْر بن عوّام رَضِیَ اللهُ عَنْهُ نہایت ہی امین تھے۔ آپ کی اَمانت میں دِیَانت کے سبب لوگ بکثرت آپ کے پاس امانتیں رکھواتے۔ حَضْرتِ سَیِّدُنا زُبَیْر بن عوّام رَضِیَ اللهُ عَنْهُ جب جنگِ جُمَل چھوڑ کر واپس جارہے تھے، تو 11 جُمَادَی الاُخْریٰ 36 ھ ابنِ جُرْمُوز نے تَعاقُب کرکے آپ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ کو دھوکے سے شہید کر دیا۔(ریاض النضرۃ، الباب السادس، الفصل التاسع، ۲/۲۸۹، الجزء الرابع،) آپ کا مَزار مُبارَک عِراق کی سرزمین پر جس علاقے میں واقع ہے، اس کا نام ہی "مَدِیْنَۃُ الزُّبَیْر" ہے۔(یہ بصرہ صُوبے کی وادیِ سِبَاع میں واقع ہے) (حضرت سیدنا زُبَیْر بن عوّام، ص۶۷) اللہ پاک کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

سمجھدار کون

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! یقیناً عقل مند وہی ہے جو موت سے پہلے موت کی تیاری کرلے، اللہ و رسول کے حکم کے مطابق زندگی گزارے، ربّ کے احکام جانے، اُنھیں مانے اور ان پر عمل کرے، سعادت مند وہی ہے جو سفرِ آخرت کا راہی بننے سے پہلے ہی زادِ راہ اپنے ہمراہ لے لے، یاد رکھئے دنیوی زندگی بے حد مختصر ہے۔☆**ہماری ہر سانس** ہمیں **موت** کے قریب کر رہی ہے، ☆**ہماری ہر سانس** ہمیں دُنْیَوی زندگی کے اختتام کی طرف لے جا رہی ہے، ☆**ہماری ہر سانس** ہمیں قَبْر کے گڑھے کے قریب کرتی جارہی ہے۔ ☆ ہماری ہر سانس گویا کہ عالَمِ دُنیا سے **عالَمِ برزخ** کی طرف بڑی تیزی کے ساتھ بڑھتا ہوا ایک قدم ہے، ☆**ہماری ہر سانس** ہمیں موت کے فرشتے سے مِلانے کی طرف لے جارہی ہے، ☆**ہماری ہر سانس** دنیا کے سفر کو مختصر کرتی جارہی ہے، ☆**ہماری ہر سانس** ہمیں راہِ آخرت سے مِلانے کا وسیلہ بن رہی ہے۔ جیسے ہی یہ سانسوں کی مالا ٹُوٹی، ہمارا سلسلۂ عمل بھی رک جائے گا، پھر حسرت و افسوس کے سِوا کچھ ہاتھ نہ آئے گا، اتنی بھی مُہلت نہ دی جائے گی کہ ایک مرتبہ "**سُبْحٰنَ اللّٰہ**" کہہ کر اپنی نیکیوں میں ہی اضافہ کرلیں۔ اسی لیے دنیا میں مِلی ہوئی اس زندگی کو غنیمت جانتے ہوئے نیکیاں کمانے اور آخرت کو بہتر بنانے میں لگ جانا چاہیے۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اس میں کوئی شک نہیں کہ ہر چیز کا کوئی نہ کوئی مقصد ہوتا ہے، ہمارے پہننے کے کپڑے ہوں، لکھنے کے لیے قلم ہو، رہنے کے لیے گھر ہو، ہاتھ میں باندھی ہوئی گھڑی ہو، تیز رفتار بائیک (موٹر سائیکل) ہو یا ہوا میں اُڑتے ہوئے جہاز ہوں، سب کا کچھ نہ کچھ مقصد ضرور ہے اور ہر ایک شے اپنے مقصد کی تکمیل کا سبب بن رہی ہے، ذرا سوچئے! جب کائنات کی ہر

شے اپنے اندر کوئی نہ کوئی مقصد رکھتی ہے تو کیا انسان بے مقصد پیدا کیا گیا ہے؟ کیا اس **اشرفُ الْمَخْلُوقات** کے بنائے جانے کا کوئی مقصد نہیں؟ کیا حضرتِ انسان کی پیدائش بِلاوجہ اور بِلا مقصد ہے؟ نہیں! نہیں ہر گز نہیں! انسان کو اس دنیا میں بیکار نہیں پیدا کیا گیا، چنانچہ پارہ 18 **سورۃُ المُؤمِنُون** آیت نمبر 115 میں ارشاد ہوتا ہے:

اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّ اَنَّكُمْ اِلَیْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ(۱۱۵) (پ۱۸، المؤمنون:۱۱۵)

ترجَمۂ کنزُالایمان: تو کیا یہ سمجھتے ہو کہ ہم نے تمہیں بیکار بنایا اور تمہیں ہماری طرف پھرنا نہیں

اے عاشقانِ رسول! غور کیجئے! قرآنِ پاک کی اس آیتِ کریمہ سے معلوم ہو رہا ہے کہ کوئی خاص مقصد ہے جس کے لیے انسان کو پیدا کیا گیا ہے، اس مقصد کی رہنمائی کرتے ہوئے پارہ 27، سُورۃُ الذّٰرِیٰت آیت نمبر 56 میں اِرشاد ہوتا ہے:

وَ مَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَ الْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ(۵۶) (پ۲۷، الذّٰرِیٰت:۵۶)

ترجمۂ کنز الایمان: اور میں نے جِنّ اور آدمی اتنے ہی (اسی) لئے بنائے کہ میری بندگی کریں۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ انسانوں اور جِنّوں کو بیکار پیدا نہیں کیا گیا بلکہ ان کی پیدائش کا اصل مقصد یہ ہے کہ وہ **اللہ پاک کی عبادت** کریں۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اس میں کوئی شک نہیں کہ دنیا آخرت کی کھیتی ہے، دنیا میں کیا جانے والا ہر عمل آخرت کے لیے بہت اہمیت رکھتا ہے، آخرت کو بہتر کرنے کے لیے بہت

ضروری ہے کہ اعمال کو ٹھیک کیا جائے۔ اللہ پاک کے احکام کو جانا جائے اور اس کے مطابق عمل کیا جائے۔ اپنے اصل مقصد **عبادتِ الٰہی** کو پیشِ نظر رکھ کر حکمِ اِلٰہی کے مطابق عبادتِ اِلٰہی بجالائیں گے اور ربّ کریم کا فضل شاملِ حال رہا تو آخرت کو بہتر بنانا بہت آسان ہو جائے گا۔

دنیا کا امتحان اور آخرت کا امتحان

مدارس، جامعات اور اسکولز، کالجز کے جب امتحان ہوتے ہیں تو دیکھا جاتا ہے کہ طلبہ اس کی کیسی تیاری کر رہے ہوتے ہیں، محنتی طلبہ کو سِوائے پیپر کے اور کسی چیز کا ہوش نہیں رہتا، نہ کھانا یاد رہتا ہے نہ پینے کا ہوش رہتا ہے، صرف ایک ہی دُھن ہوتی ہے کہ امتحان کی تیاری کرنی ہے اور ہر وہ سوال جس کا اندازہ ہو کہ وہ پیپر میں آسکتا ہے، اس کی بطورِ خاص تیاری کی جاتی ہے، ایسے وقت میں والدین کا بھی طلبہ کو بھرپور ساتھ حاصل ہوتا ہے کیونکہ انہیں معلوم ہوتا ہے کہ بیٹا کامیاب ہو گا تو کماؤ پوت بنے گا۔ اولاد دُنیوی امتحان میں کامیاب ہوگی تو زندگی بہتر ہو گی، ذرا سوچئے! جب دنیا کی خاطر ہم اور ہماری اولاد اِتنے مگن ہو جاتے ہیں، تو آخرت کے امتحان کی تیاری کے لیے تو دُنیا کے امتحان سے زیادہ کوشش کرنی چاہیے۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آیئے! تھوڑی دیر کے لیے ہم غور سے اپنا جائزہ لیتے ہیں کہ کیا کبھی **آخرت کے امتحان** کی تیاری کی بھی کبھی فکر ہوئی ہے؟ کیا کبھی آخرت کے اِمتحان کی کامیابی کے لیے بھی ہم بے چین ہوئے ہیں۔ اعلیٰ حضرت امام اہلسنّت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے اشعار کس قدر آخرت کی طرف مائل کرنے والے ہیں، سنئے!

راہ پُر خار ہے کیا ہونا ہے ۔۔۔ پاؤں افگار ہے کیا ہونا ہے

ہم کو بد کر وہی کرنا جس سے | دوست بیزار ہے کیا ہونا ہے
چھپ کے لوگوں سے کیے جس کے گناہ | وہ خبردار ہے کیا ہونا ہے
ارے او مجرمِ بے پروا دیکھ | سر پہ تلوار ہے کیا ہونا ہے
کام زنداں کے کیے اور ہمیں | شوقِ گلزار ہے کیا ہونا ہے
بیچ میں آگ کا دریا حائل | قصد اس پار ہے کیا ہونا ہے
واں نہیں بات بنانے کی مجال | چارہ اقرار ہے کیا ہونا ہے

(حدائقِ بخشش، ص۱۶۶تا۱۶۹)

آیئے! ان اشعار کی مختصر وضاحت ملاحظہ فرمایئے:

(1) دنیا کا سفر کانٹوں یعنی غفلتوں، مال واولاد کی آزمائش وغیرہ سے بھرا ہوا ہے اور اس پر مزید مصیبت یہ ہے کہ پاؤں بھی زخمی ہیں، قدم قدم پر رکاوٹیں ہیں، خدا خیر کرے نہ معلوم یہ سفر کیسے طے ہوگا۔ (2) ہم تو جان بوجھ کر وہی کام کرتے ہیں جن سے اللہ پاک اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے منع فرمایا ہے تو ہمارا کیا حال ہوگا اور ہم نجات کیسے پائیں گے؟ (3) یعنی ہم نے تو اپنے خیال کے مطابق بڑی احتیاط سے چھپ چھپ کر گناہ کیے حالانکہ ہم یہ بھی جانتے تھے کہ اللہ پاک ہمارے ہر چھپے، ظاہر کو جانتا ہے مگر لوگوں کا ڈر تھا خدا کا ڈر نہ تھا۔ (4) ارے او مجرم! تُو کیسا نادان ہے دیکھتا کیوں نہیں تیرے سر پر ہر وقت موت کی تلوار لٹک رہی ہے اور تجھے کوئی پرواہ ہی نہیں ہے، اب تجھے معلوم ہو گیا ہوگا کہ ایسے مجرم کے ساتھ کیا ہوگا۔ (5) ہماری سوچ بھی کیسی بچگانہ ہے کہ کام تو ایسے کرتے ہیں کہ قید خانے میں ڈال دیے جائیں اور امیدیں جنت کے باغوں میں جانے کی باندھ رکھی ہیں ان حالات میں ہمارے ساتھ کیا ہونا ہے، خدا ہمارے ساتھ ہمارے اعمال کے مطابق معاملہ کرنے

کے بجائے عفو و کرم والا معاملہ فرمائے۔(6) کیا تجھے معلوم نہیں کہ تیرے اور جنت کے درمیان آگ کا دریا ہے جس کو پار کرکے ہی جنت میں داخلہ ہو سکتا ہے۔(7) ربّ کریم کی بارگاہ تو وہ بارگاہ ہے کہ جہاں جھوٹ بہانہ، مکر و فریب چل ہی نہیں سکتے، وہاں اپنے جرموں کے اقرار کرنے کے سِوا کوئی چارہ نہیں ہوگا۔ اللہ کریم ہمارے حال پر رحم فرمائے۔ آمین

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بطورِ مسلمان جب ہمیں یقین ہے کہ ہم نے ایک دن **مرنا** ہے، **اندھیری قبر** میں اُترنا ہے، نہ جانے کتنے سال **عالمِ برزخ** (برزخ کے لفظی معنیٰ آڑ اور پردہ کے ہیں اور مرنے کے بعد سے لے کر قیامت میں اُٹھنے تک کا وقفہ "برزخ" کہلاتا ہے) میں رہنا ہے، **پھر قیامت** نے قائم ہونا ہے، پھر میدانِ محشر اور **حساب کتاب** کا معاملہ دَرپیش ہونا ہے، تو ہمیں ان تمام مراحل کی تیاری کرنی چاہئے، ایک مسلمان کی آخرت کی تیاری کا انداز کیسا ہونا چاہیے اور ایک بندہ کس طرح ہمیشہ اپنی آخرت کو یاد رکھ سکتا ہے؟ آیئے اس کے دو طریقے سُنتے ہیں۔

پہلا طریقہ موت کو یاد رکھنا!

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آخرت کی تیاری کرنے کے لیے **موت کی یاد** بہت ضروری ہے، کیونکہ موت آخرت کی پہلی سیڑھی ہے اور موت آخرت کا اوّلین مرحلہ ہے۔ موت کو کثرت سے یاد کرنا گویا آخرت کے تمام مراحل کو یاد کرنا ہے کہ جب بندہ موت کو یاد کرے گا تو ربّ کو راضی کرنے والے کاموں کی طرف بڑھے گا، وہ جاننے کی کوشش کرے گا کہ کس کام میں میرے ربّ کی رِضا ہے اور کونسا کام اُسے ناراض کرنے والا ہے، پھر وہ ربّ کے احکام کے مطابق اُس کی

عبادت میں مشغول ہو جائے گا۔ اللہ والے پوری زندگی فکرِ آخرت میں گزار دیتے تھے، اس لیے کہ وہ کثرت سے موت کو یاد کرتے تھے اور انہیں موت زندگی سے زیادہ عزیز ہوتی تھی۔

موت زندگی سے محبوب

مکتبۃ المدینہ کی کتاب "احیاء العلوم مترجم" جلد 5 صفحہ 476 پر ہے کہ جب حضرت سَیِّدُنا حذیفہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی وفات کا وقت قریب آیا تو آپ نے فرمایا: اے اللہ پاک! تجھے معلوم ہے کہ میں نے اپنی مالداری سے زیادہ غربت (Poverty) کو محبوب رکھا ہے، میں نے اپنی صحت سے زیادہ بیماری کو پسند کیا ہے اور میں نے زندگی سے زیادہ موت کو محبوب رکھا ہے، لہٰذا تُو مجھ پر موت آسان کر دے تا کہ تجھ سے ملاقات کر سکوں۔

روح نہ کیوں ہو مضطرب موت کے انتظار میں
سنتا ہوں مجھ کو دیکھنے آئیں گے وہ مزار میں

(دیوانِ سالک، ص ۲۲)

اگر ہم اللہ والوں کی زندگیوں کا مطالعہ کریں تو ہمیں معلوم ہو گا کہ وہ یہ بات کبھی نہ بُھولتے تھے کہ ہم نے یہ دنیا چھوڑ کر چلے جانا ہے، اِنہیں یہ ہمیشہ یاد رہتا کہ ہم اس دنیا میں مسافر کی طرح ہیں، اس لیے وہ فکرِ آخرت میں مبتلا رہتے اور دنیا کی طرف بالکل بھی توجہ نہ کرتے۔

زبردست امام، معمولی کپڑوں میں!

چنانچہ منقول ہے کہ حضرت سَیِّدُنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ ایک بار مکہ معظمہ میں تشریف فرما تھے۔ امام غزالی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ ظاہری شان و شوکت سے بے نیاز تھے، اس لئے آپ نہایت سادہ

اور معمولی قسم کا لباس پہنے ہوئے تھے۔ حضرت سیِّدُنا عبدالرحمن طُوسی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے عرض کی: آپ کے پاس اس کے علاوہ اور کوئی کپڑا نہیں ہے۔ آپ **وقت کے اِمام** اور قوم کے پیشوا ہیں، ہزاروں لوگ آپ کے مُرید ہیں؟ امام غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے جواب دیا: ایسے شخص کا لباس کیا دیکھتے ہو جو اس دنیا میں ایک مسافر کی طرح مقیم ہو اور جو اس کائنات کی رنگینوں کو فانی اور وقتی تصور کرتا ہے۔ جب کائنات کے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس دنیا میں مسافر کی طرح رہے اور کچھ مال و زر اکٹھا نہ کیا تو میری کیا حیثیت اور حقیقت ہے۔" (احیاء العلوم، ۱/۱۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

اے عاشقانِ اولیا! امام غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی سادگی اور اپنی موت و آخرت کو یاد کرنے کا انداز اور جذبہ مرحبا، اے کاش کہ ہم بھی امام غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی طرح ہمیشہ موت و آخرت کو یاد رکھنے والے بن جائیں۔ آیئے! اپنے وقت کے مجدد اور امام حضرت سَیِّدُنا امام غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا اور بھی ذکرِ خیر سنتے ہیں:

تذکرۂ امام غزالی:

حضرتِ امام غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بہت بڑے عالم اور اللہ پاک کے ولی تھے، ☆حضرتِ امام غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا عُرس ماہِ جُمادَی الاُخریٰ کی 14 تاریخ کو ہے۔☆حضرت سَیِّدُنا امام غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی کُنیت ابُو حامد، لَقَب حُجَّۃُ الْاِسْلَام (اسلام کی دلیل) اور نامِ نامی، اسمِ گرامی محمد بن محمد بن احمد غزالی شافعی رَحِمَہُمُ اللہ ہے۔ حضرت سَیِّدُنا امام غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ 450ھ میں خُراسان کے ضلع طُوس کے علاقے طَابِران میں پیدا ہوئے۔ (اتحاف السادۃ المتقین، مقدمۃ الکتاب، ۱/۹) ☆حضرت امام غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا شُمار ان مُقدَّس ہستیوں میں ہوتا ہے، جنہوں نے اپنی ساری زِنْدگی حُصُولِ علم اور تبلیغِ دین

کیلئے وَقْف کر دی۔ ☆حضرت سَیِّدُنا امام غزالی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه نے اِحْیائے دِین کے لیے ایسے ایسے کارنامے سر اَنْجام دیئے کہ اپنے وَقْت کے مُجَدِّد بن کر نمایاں ہوئے۔ ☆حضرت سَیِّدُنا امام غزالی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه ابتدا میں بڑی شان و شوکت سے زندگی بسر فرماتے تھے مگر بعد میں زاہدانہ انداز کو اختیار فرمایا ۔حضرت سَیِّدُنا ابُو منصور سعید بن محمد رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه بیان فرماتے ہیں: "جب پہلی بار حضرت سیّدُنا امام غزالی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه عالمانہ شان وشوکت کے ساتھ بغداد میں داخل ہوئے تو ہم نے ان کے لِباس وسواری کی قیمت لگائی تو وہ پانچ سو(500) دِینار(یعنی500سونے کے سِکّے) بنی، پھر جب آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه نے زُہدو تقویٰ اِخْتیار کیا اور بغداد چھوڑ دیا، مختلف مَقامات کا سفر کرتے رہے اور دوبارہ جب بغداد میں داخل ہوئے تو ہم نے ان کے لباس کی قیمت لگائی تو وہ پندرہ (15) قیراط (یعنی چند معمولی سِکّے) بنی۔" (المنتظم فی تاریخ الملوک والامم، ۹/۱۲۶، الجزء:۱۷)

امام غزالی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه اور احیاءُ العلوم

☆"**امام غزالی** کی کتاب **احیاء العلوم**" اَخلاقیات کے مَوضُوع پر بے مثال تحریر ہے۔ ☆"**احیاء العلوم**" پڑھ کر آخرت کی تیاری کا ذہن بنتا ہے، ☆"**احیاء العلوم**" آخرت کی تیاری پر اُبھارنے والی کتاب ہے، ☆"**احیاءُ العلوم**" نفس کے چُنگل سے چھٹکارا دِلانے والی عظیمُ الشّان کتاب ہے، ☆"**احیاء العلوم**" بار بار پڑھنے والی کتاب ہے۔ ☆"**احیاء العلوم**" میں ظاہری عُلُوم کے ساتھ ساتھ باطِنی عُلُوم کا بھی بیان کیا گیا ہے۔ ☆"**اِحیاءُ العلوم**" دُنیا کے ساتھ ساتھ آخرت کو بھی بہتر بنانے کا ذریعہ ہے۔ ☆"**احیاء العلوم**" شیطان کی شرارتوں کو پہچاننے کا مؤثر ذریعہ ہے، ☆"**احیاء العلوم**" کا مُطالَعہ اور اس میں بیان ہونے والی باتوں پر عمل دلوں کی صفائی کا باعث بنتا ہے۔ ☆"**احیاء العلوم**" انسان کو "**کامل انسان**" بنانے والی کتاب ہے۔امیرِ اہلسنّت،بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابُوبلال محمد الیاس

عطار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اس کتاب کی اَہمیَّت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: باطن کی اِصلاح میں حُجَّۃُ الْاِسْلَام حضرت سَیِّدُنا امام محمد بن محمد بن محمد غزالی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا مجھ پر بڑا اِحسان ہے۔ سَیِّدُنا امام غزالی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی کتب مِنْہاجُ الْعَابِدِیْن اور اِحیاءُ الْعُلُوم وغیرہ پڑھتے ہوئے بارہا ایسا محسوس ہوتا ہے، گویا مجھے ہی کان پکڑ کر سمجھا رہے ہیں کہ "بڑا نیک بنا پھرتا ہے، ذرا اپنے آپ کو تو دیکھ! تجھ میں تو یہ بھی خرابی ہے اور تیرے اندر تو وہ بھی بُرائی ہے، نیز جب بھی پڑھوں ایسا لگتا ہے کہ رُوح کو نئی نئی غِذائیں مل رہی ہیں، ان کی کُتُب ایک آدھ بار پڑھ کر رکھ دینے والی نہیں، زِنْدگی کے آخری سانس تک پڑھے جانے کے لائق ہیں۔"

یہ بھی یاد رہے کہ **ہلاکت میں ڈالنے والے اعمال** کی ضروری معلومات اور ان سے بچنے کے طریقے جاننا فرض ہے، اسی طرح **نجات دِلانے والے اعمال** کی ضروری معلومات اور انہیں حاصل کرنے کے طریقے جاننا بھی فرض ہے اور احیاء العلوم اس علم کو حاصل کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔

نجات دِلانے والے اعمال کی معلومات کے لیے مکتبۃ المدینہ کی کتاب بنام "**نجات دِلانے والے اعمال کی معلومات مع 41 حکایات**" بھی بہترین مددگار ہے۔

اِمام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی کتاب **مِنْہاجُ الْعَابِدِیْن** کی اہمیت کا اندازہ اِس بات سے بھی لگایا جا سکتا ہے کہ امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اس کتاب کے مطالعے کو **مدنی اِنعامات** میں بھی شامل فرمایا ہے، چنانچہ مدنی انعام نمبر 68 میں آپ فرماتے ہیں: کیا آپ نے اِس سال کم از کم ایک بار **اِمام غزالی** رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی آخری تصنیف **مِنْہاجُ الْعَابِدِیْن** سے توبہ، اِخلاص، تقویٰ، خوف و رَجا، عُجب و ریا، آنکھ، کان، دل اور پیٹ کی حفاظت کا بیان پڑھ یا سُن لیا؟

آیئے! ہاتھوں ہاتھ نیّت کرتے ہیں کہ دِیگر مدنی انعامات پر عمل کے ساتھ ساتھ **مِنْہاجُ الْعَابِدِیْن**

کے مطالعے والے مدنی انعام پر بھی عمل کی سعادت حاصل کریں گے۔اِنْ شَآءَاللہ

کرلو نیّت خوب کوشش کرکے ہم اپنا عمل

مدنی انعامات پر ہر دم بڑھاتے جائیں گے

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۴۱۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

12 مَدَنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام "مدنی انعامات"

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ذیلی حلقوں کے 12 مَدَنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام **"مَدَنی اِنْعَامات"** کے مُطابِق روزانہ فِکْرِ مدینہ کرتے ہوئے ہر مَدَنی ماہ کی پہلی تاریخ کو اپنے یہاں کے ذِمَّہ دار کو مَدَنی انعامات کا رِسالہ جمع کروانا بھی ہے۔

یادرہے! **مدنی انعامات** پر خود عمل کرتے ہوئے دیگر عاشقانِ رسول میں مدنی انعامات کے رسائل تقسیم کرنا اور پھر مہینا ختم ہونے پر ان سے وصول کرنا بھی ہماری ذمہ داری ہے۔12 مدنی کاموں میں سے اس مدنی کام **"مدنی انعامات"** کی تفصیلی معلومات جاننے کے لئے مکتبۃ المدینہ کے رسالے **"مدنی انعامات"** کا مطالعہ کیجئے، تمام اسلامی بھائی اور بالخصوص ذمہ داران اس رسالے کا لازمی مطالعہ فرمائیں، یہ رسالہ مکتبۃ المدینہ کے بستے پر دستیاب ہونے کے ساتھ ساتھ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ سے بھی پڑھا جا سکتا ہے۔اس رسالے کے مطالعے کی برکت سے آپ جان سکیں گے ،☆مدنی انعامات کیا ہیں؟☆فکرِ مدینہ کیسے کی جائے؟☆مدنی انعامات کے مقاصد☆مدنی انعامات کی درجہ بندی،☆چند مدنی انعامات کے طبّی وسائنسی فوائد،☆اجتماعی فکرِ مدینہ کا طریقہ☆مدنی انعامات

کی برکتیں،☆مدنی انعامات کے متعلق فرامینِ امیر اہلسنّت☆مدنی انعامات کے بارے میں مرکزی مجلس شوریٰ کے مدنی مشوروں کے مدنی پھول☆مدنی انعامات سے مُتَعَلِّق شرعی و تنظیمی احتیاطوں پر مشتمل سوالات جوابات وغیرہ۔

☆اَلْحَمْدُ لِلّٰہ مَدَنی اِنعامات، عمل کا جذبہ بڑھانے اور گناہوں سے پیچھا چُھڑانے کا بہترین نُسخہ ہیں،☆مَدَنی اِنعامات پر عمل کرنے والوں سے اَمیرِ اَہلسُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ بہت خوش ہوتے اور اُنہیں دُعاؤں سے نوازتے ہیں☆مَدَنی اِنعامات پر عمل کی بَرَکت سے خَوفِ خُدا و عشقِ مُصْطَفٰے کی لازوال دَوْلت ہاتھ آتی ہے☆مَدَنی اِنعامات کا یہ عظیم تحفہ(Gift)بزرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کی یاددِلاتا ہے،☆مَدَنی اِنعامات بُزُرگانِ دِین کے نَقْشِ قَدَم پر چلتے ہوئے فِکرِ مدینہ یعنی اپنے اَعمال کا مُحَاسَبَہ کرنے کا بہترین ذَرِیْعَہ ہے۔

مدنی انعامات کی برکتیں

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! مدنی انعامات کی وجہ سے کثیر اسلامی بھائیوں کو برکتیں حاصل ہوئی ہیں اور ہو رہی ہیں۔ چنانچہ

صوبہ پنجاب کے شہر سردار آباد(فیصل آباد) کے اطراف میں رہنے والے ایک اسلامی بھائی کا ڈیڑھ سال میں کوئی دن ایسا نہیں گزرا کہ انہوں نے فکرِ مدینہ (اپنے اعمال کا محاسبہ کرنے کو دعوتِ اسلامی کی اِصطلاح میں فکرِ مدینہ کہا جاتا ہے) نہ کی ہو، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ مدنی انعامات پر عمل کی برکت سے انہیں سورۂ ملک زبانی یاد ہوگئ ہے،اسی طرح زم زم نگر (حیدرآباد باب الاسلام،سندھ) کے ایک اسلامی بھائی کو ماہِ رجب المرجب 1426ھ کی ایک رات میں خواب میں مصطفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی زیارت کی عظیم سعادت

ملی۔لبہائے مبارکہ کو جنبش ہوئی اور رحمت کے پھول جھڑنے لگے،الفاظ کچھ یوں ترتیب پائے:جو اس ماہ روزانہ پابندی سے مدنی انعامات سے متعلق فکرِ مدینہ کرے گا،اللہ پاک اس کی مغفرت فرمادے گا۔

مِرے تم خواب میں آؤ،مِرے گھر روشنی ہوگی ــــ مِری قسمت جگا جاؤ،عِنایت یہ بڑی ہوگی
مجھے گر دِید ہوجائے،تو میری عِید ہوجائے ــــ تِرا دِیدار جب ہوگا، مجھے حاصِل خوشی ہوگی
میں بَن جاؤں سَراپا "مَدَنی اِنْعامات" کی تَصویر ــــ بَنُوں گا نیک یااللہ اگر رَحمت تِری ہوگی

(وسائلِ بخشش مُرمَّم،ص ۳۹۱-۳۹۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

دوسرا طریقہ نیک لوگوں کی صحبت اختیار کیجئے!

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہم اپنی آخرت کی تیاری کرنے کے طریقے سُن رہے تھے، آخرت کی تیاری کرنے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ ہم نیک بندوں اور اللہ والوں کی صحبت اختیار کریں،ان کے تذکرے سُنیں اور ان کی سیرت و کردار کا مطالعہ کرکے اس کو اپنی زندگی میں نافذ کرنے کی بھی کوشش کریں۔ جس طرح کوئی شخص اپنی دُنیا کو بہتر سے بہترین کرنے کے لیے فکر مند رہتا ہے،اللہ پاک کے یہ نیک بندے اس سے کہیں زیادہ اپنی آخرت کی بہتری کے لیے مصروفِ عمل ہوتے ہیں، یہ لوگ اپنی زندگیاں اس طرز سے گزارتے ہیں کہ بعد والوں کے لیے محض ان کا ذکر کرنا بھی اللہ پاک کی رحمتیں پانے کا سبب بن جاتا ہے۔اس لیے جب کوئی اللہ والوں سے وابستہ ہو جائے تو وہ بھی ان کے رنگ میں رنگ کر آخرت کو بہتر بنانے کی طرف مائل ہو جاتا ہے۔مشاہدہ ہے کہ اگر کوئی بندہ دنیا میں کسی اہلِ فن کے ساتھ دو چار دن بیٹھ جائے تو اس فن کی کچھ نہ کچھ معلومات ساتھ

بیٹھنے والے کو بھی حاصل ہو جاتی ہیں، مثلاً اگر کوئی میڈیکل اسٹور (Medical Store) پر بیٹھ جائے تو دواؤں کی کچھ نہ کچھ معلومات اسے بھی حاصل ہو جائیں گی، اسی طرح کریانے کی دکان پر دو چار دن گزار لینے والا آٹے، چینی، گھی اور دال وغیرہ جیسی اشیا کے بھاؤ سے واقف ہو جاتا ہے، کپڑے کی دکان پر دو چار دن گزار دینے والا کپڑے کی کوالٹی اور اقسام کے بارے میں کچھ نہ کچھ جان جاتا ہے، اسی طرح جب کوئی بندہ اللہ والوں کے ساتھ اُٹھنا بیٹھنا شروع کر دے، ان کی صحبت اختیار کرلے، ان کی سیرت و کردار کا مطالعہ کرنے والا بن جائے تو اگر اللہ پاک کی رحمت شامل ہو جائے تو اس میں بھی وہی انداز پیدا ہونا شروع ہو جائے گا کہ جو آخرت کی تیاری میں فائدہ مند ہو سکے۔ اسے بھی وہ مدنی سوچ مل جائے گی، جس سے آخرت بہتر ہو سکتی ہے۔ کیونکہ اللہ پاک کے یہ نیک بندے اپنی آخرت کو بہتر بنانے کا کوئی بھی موقع ہاتھ سے نہیں جانے دیتے، ہر وہ کام جس سے ان کی آخرت سنور سکتی ہو ، یہ نیک لوگ اسے فوراً کر گزرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ان کی صحبت میں رہنے والا بھی اس فانی دنیا کی رنگینیوں کو بُھلا کر آخرت کی طرف مائل ہونے لگتا ہے۔ یقیناً جو خُوش نصیب لوگ خوفِ خدا و عشقِ مُصْطَفٰے کی لازوال دولت سے مالا مال ہوں، جو خُوش نصیب لوگ محبتِ صحابہ و اہلبیت کی دولت سے سرشار ہوں، جو خُوش نصیب لوگ سر سے لے کر پاؤں تک سُنّتوں کی چلتی پھرتی تصویر ہوں، جو خوش نصیب لوگ اطاعتِ الٰہی اور اتباعِ رسول کا مقدس جذبہ لیے ہوئے ہوں، جن کی صحبت کی برکت سے عمل کا جذبہ بڑھتا ہو، جن کی صحبت کی برکت سے گناہوں سے نفرت اور فکرِ آخرت نصیب ہوتی ہو تو ایسوں کا فیضان پانے والا بھلا کس طرح برکتوں سے محروم رہ سکتا ہے؟

صحبت ضرور رنگ لاتی ہے!

حضرت سَیِّدُنا مُصْلِحُ الدِّین سعدی شیرازی رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ نے اچھی صحبت کی اہمیت کو نہایت خوبصورت انداز میں بیان فرمایا ہے چنانچہ آپ گلستانِ سعدی میں فرماتے ہیں، جس کا ترجمہ کچھ یوں ہے:یعنی ایک روز خوشبو والی مٹی حَمَّام میں مجھے ایک دوست کے ہاتھوں سے ملی، میں نے اُس مٹی سے کہا کہ تو مُشک ہے یا عنبر! تیری دلکش خوشبو نے مجھے مَسْت و بے خود کر دیا ہے (یہ سُن کر مٹی نے کہا) میں تو حقیر (یعنی ادنیٰ سی) مٹی تھی، لیکن ایک مُدّت تک میں پھولوں کی صحبت میں رہی، پس ہم نشین کے جمال نے مجھ میں اثر کیا (کہ میں خوشبودار ہوگئی) ورنہ میں تو وہی خاک و مٹی ہوں، جو پہلے تھی۔(گلستان سَعدی ص ۴)

سنور جائے گی آخرت اِنْ شَآءَ اللہ تم اپنائے رکھو سدا مدنی ماحول
تمہیں لطف آجائے گا زندگی کا قریب آکے دیکھو ذرا مدنی ماحول
نبی کی محبت میں رونے کا انداز چلے آؤ سکھلائے گا مدنی ماحول
بُری صحبتوں سے کنارہ کشی کر کے اچھوں کے پاس آکے پا مدنی ماحول

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۶۴۶)

اچھی صُحبت کی برکات

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جس قدر ممکن ہو نیک لوگوں کی صحبت سے وابستہ رہنا چاہیے کہ اچھوں کی صحبت انسان تو انسان اگر کسی جانور کو بھی نصیب ہو جائے تو پھر وہ عام جانور نہیں رہتا بلکہ اس کی صحبت و نسبت کی برکت سے وہ دُوسرے جانوروں سے ممتاز اور نمایاں ہو جاتا ہے، جیسے اَصحابِ کہف رَضِیَ اللہُ عَنْھُم کے کُتّے ہی کو لے لیجئے کہ جو پہلے ایک عام سا کُتّا تھا، مگر اُسے اَصحابِ کہف

رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡھُم سے محبت و اُلفت ہوگئی تھی، لہٰذا وہ ان اللہ والوں کی مَحَبَّت میں اُن کا رفیق، شریکِ سفر اور محافظ بن گیا، اولیائے کرام رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡھِمۡ اَجۡمَعِیۡن کی صحبت کی برکتیں تو کیا نصیب ہوئیں، اس کی تو قسمت ہی چمک اُٹھی اور اس کا مقام و مرتبہ اتنا بلند ہو گیا کہ خدائے پاک نے اپنے پاکیزہ کلام قرآنِ کریم میں اپنے مقبول بندوں یعنی اصحابِ کہف رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡھُم کے ساتھ ساتھ اس کا بھی ذِکر فرمایا، چُنانچہ پارہ 15 سُوۡرَۃُ الۡکَھف کی آیت نمبر 18 میں ارشادِ خداوندی ہے:

وَ كَلْبُهُمْ بَاسِطٌ ذِرَاعَیْهِ بِالْوَصِیْدِؕ ترجَمۂ کنز الایمان: اور اُن کا کُتّا اپنی کلائیاں پھیلائے ہوئے ہے غار کی چوکھٹ پر۔ (پ۱۵، الکھف:۱۸)

حضرت سَیِّدُنا اِمام ابوعبدُاللہ محمد بن اَحمد قُرطبی رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ فرماتے ہیں: جب نیک بندوں اور اولیائے کرام رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡھِمۡ اَجۡمَعِیۡن کی صحبت میں رہنے کی برکت سے ایک کُتّا اتنا بلند مقام پا گیا کہ اللہ پاک نے اس کا ذکرِ خیر قرآنِ پاک میں فرمایا تو اس مسلمان کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے جو اولیائے کرام اور نیک بندوں سے مَحَبَّت کرنے والا اور ان کی صحبت سے فیضیاب ہونے والا ہے بلکہ اس آیت میں ان مسلمانوں کے لئے تسلّی (Satisfaction) ہے جو کسی بلند مقام پر فائز نہیں۔[1] یعنی ان کیلئے تسلّی ہے کہ وہ اپنی اس محبت و عقیدت کی وجہ سے اللہ پاک کی بارگاہ میں کامیاب ہوں گے۔[2]

مجلس تاجران

اے عاشقانِ اولیا! سُنا آپ نے کہ انسان ہو یا جانور اچھی صحبت سے فیضیاب ہونے والا کوئی بھی محروم نہیں رہتا بلکہ اس پر ربّ کریم کا خاص فضل و احسان ہوتا ہے اور اس کا بیڑا پار ہو جاتا ہے۔

---

1 ...تفسیر قرطبی، پ۱۵، الکھف، تحت الآیۃ:۱۸، الجزء۱۰، ۵/۲۶۹

2 ...صِراطُ الجِنان، پ۱۵، الکھف، تحت الآیۃ:۱۸، ۵/۵۵۰ ملخصاً

اس پُر فتن دَور میں اچھی صحبت پانے کا ایک ذریعہ دعوتِ اسلامی کا مشکبار مدنی ماحول بھی ہے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اس مدنی ماحول میں عاشقانِ رسول کی صحبت سے بہت سے بگڑے ہوئے لوگوں کی اصلاح کا سامان ہو چکا ہے اور توبہ کے بعد اس مدنی مقصد کے تحت زندگی بسر کر رہے ہیں **"مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ"** لہٰذا ہم سب بھی اس مدنی مقصد پر عمل کرنے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کم و بیش 107 شُعْبہ جات میں مدنی کاموں کی دُھومیں مچانے میں مصروفِ عمل ہے، اِنہی میں سے ایک شعبہ **"مجلس تاجران"** بھی ہے، تجارت ایک ایسا شُعْبہ ہے جو ہر ملک میں رِیڑھ کی ہڈی کی حَیثیَّت رکھتا ہے، بلکہ کئی ملکوں کی مَعِیْشت کا اِنْحِصار و مَدار ہی تِجارت پر ہے، مگر بد قسمتی سے علمِ دِین سے دُوری کی وجہ سے آج مسلمانوں کی ایک تعداد تجارت کے اسلامی سنہری اُصُولوں کی معلومات اور ان پر عمل کرنے سے بہت دُور ہے۔ چُنانچہ عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے تحت ایک مجلس بنام **"مجلسِ تاجران"** کا قِیام عمل میں آیا، جس کا کام شُعبہ تِجارت سے مُنْسلک لوگوں کو تجارت کے مُتَعَلِّق اسلامی تعلیمات بتانا، ان میں نیکی کی دعوت کو عام کرنا اور انہیں دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ کرتے ہوئے، مَدَنی مقصد کے حُصُول اور بازاروں / مارکیٹوں / پلازوں میں مَدَنی ماحول بنانے کیلئے مسجد یا کسی بھی مُناسِب مَقام پر مدنی درس وغیرہ دینے کا اِہْتِمام کرنا ہے، جسے **چوک دَرْس** کہا جاتا ہے۔ چوک درس کے علاوہ مدرسۃ المدینہ بالغان کے ذریعے تجارت سے وابستہ عاشقانِ رسول کو ان کے وقت کی سہولت کے مطابق قرآنِ کریم دُرست پڑھنا سکھایا جاتا ہے، مدنی چینل پر باقاعدہ سلسلہ **"اَحْکامِ تِجارت"** بھی ہوتا ہے جس میں دارالافتاء اہلسنّت کے مُفتی صاحب پوچھے گئے سوالات کے جوابات قرآن و حدیث کی روشنی میں عنایت فرماتے ہیں، الغرض تِجارت(Trade) کو صحیح معنیٰ

میں اِسلامی انداز سے پیش کرنے کیلئے، دعوتِ اسلامی کی یہ مجلس کوشش میں مگن ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختِتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مُصْطَفٰے جانِ رحمت، صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔(1)

ان کی سنَّت کا جو آئنہ دار ہے بس وُہی تَو جہاں میں سمجھدار ہے

(وسائلِ بخشش، ص ۴۷۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

جنازے کی سُنّتیں اور آداب

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آیئے! شَیْخِ طریقت، اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے **"مُردے کے صدمے"** سے جنازے کی سُنّتیں اور آداب سُنتے ہیں: پہلے 2 فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحَظہ کیجئے: (1) جب کوئی جنّتی شخص فوت ہو جاتا ہے، تو اللہ پاک حَیا فرماتا ہے کہ اُن لوگوں کو عذاب دے جو اِس کا جنازہ لے کر چلے اور جو اِس کے پیچھے چلے اور جنہوں نے اِس کی نمازِ جنازہ ادا کی۔ (فِردَوس الْاَخبار، ۱/۲۸۲، حدیث ۱۱۰۸) (2) بندۂ مومِن کو مرنے کے بعد سب سے پہلی جزا یہ دی جائے گی کہ اُس کے تمام شرکائے جنازہ کی بَخْشِش کردی جائے گی۔ (مُسنَدُ البزار، ۱۱/ ۸۲، حدیث: ۴۷۹۶) ☆جنازے میں رضائے اِلٰہی، فَرض کی ادائیگی، مَیِّت اور اُس کے عزیزوں کی دلجوئی وغیرہ اچّھی

1 . . . مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/۹۷، حدیث: ۱۷۵

اچّھی نیّتوں سے شرکت کرنی چاہیے۔☆جنازے کے ساتھ جاتے ہوئے اپنے اَنجام کے بارے میں سوچتے رہیے کہ جس طرح آج اِسے لے چلے ہیں،اِسی طرح ایک دن مجھے بھی لے جایا جائے گا،جس طرح اِسے مِٹّی تلے دَفن کیا جانے والا ہے،اِسی طرح میری بھی تدفین عمل میں لائی جائی گی۔اِس طرح غَور و فِکْر کرنا عبادت اور کارِ ثواب ہے۔☆جنازے کو کندھا دینا کارِ ثواب ہے،حدیثِ پاک میں ہے:"جو جنازہ لے کر چالیس قدم چلے اُس کے چالیس کبیرہ گناہ مٹا دیئے جائیں گے۔"ایک اور حدیث شریف میں ہے:"جو جنازے کے چاروں پایوں کو کندھا دے اُس کی مُستقِل مغفِرت فرمادے گا۔"(جوہرہ،ص۱۳۹،دُرِّمُختار،۳/۱۵۸،۱۵۹،بہارِ شریعت،۱/۸۲۳)☆سُنّت یہ ہے کہ یکے بعد دیگرے چاروں پایوں کو کندھا دے اور ہر بار دس دس قدم چلے۔پوری سُنّت یہ ہے کہ پہلے سیدھے سِرہانے کندھا دے پھر سیدھی پائنتی(یعنی سیدھے پاؤں کی طرف)پھر اُلٹے سِرہانے پھر اُلٹی پائنتی اور دس دس قدم چلے تو کُل چالیس قدم ہوئے۔(عالمگیری،۱/۱۶۲،بہارِ شریعت،۱/۸۲۲)☆جنازے کو کندھا دیتے وَقْت جان بوجھ کر ایذا دینے والے انداز میں لوگوں کو دھکے دینا جیسا کہ بعض لوگ کسی شخصیّت کے جنازے میں کرتے ہیں یہ ناجائز و حرام اور جہنَّم میں لے جانے والا کام ہے☆شوہر اپنی بیوی کے جنازے کو کندھا بھی دے سکتا ہے،قَبْر میں بھی اُتار سکتا ہے اور مُنہ بھی دیکھ سکتا ہے۔صِرف غُسل دینے اور بِلا حائل بدن کو چھُونے کی مُمانَعت ہے۔(بہارِ شریعت،۱/۸۱۲،۸۱۳)☆جنازے کے ساتھ بُلند آواز سے کَلِمَۂ طَیِّبَہ یا کَلِمَۂ شہادت یا حمد و نعت وغیرہ پڑھنا جائز ہے۔(فتاویٰ رضویہ،۹/ ۱۳۹تا۱۵۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی 2 کتب **"بہارِ شریعت"** حِصّہ 16 (312صفحات)،120صفْحات پر مشتمل کتاب **"سُنّتیں اور آداب"**،رسالہ **"163 مَدَنی پھول"** اور **"101 مَدَنی پھول"** ھدِیَّۃً طَلَب کیجئے اور بغور ان کا مطالعَہ فرمایئے۔سُنّتوں کی تربِیَت کا ایک بہترین

ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

مجھ کو جذبہ دے سفر کرتا رہوں پروردگار　　سُنّتوں کی تربیت کے قافلے میں بار بار

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۶۳۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اگلے ہفتہ وار اجتماع کے بیان کی جھلکیاں

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اِنْ شَآءَ اللہ آئندہ ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع کے بیان کا موضوع ہوگا "**زندگی کا مقصد۔**" ہماری زندگی کا مقصد کیا ہے، ہم اُس مقصد کو پانے کے لیے کیا کچھ عمل کر رہے ہیں اور کیا کچھ عمل کر سکتے ہیں۔ ہمارے بزرگوں کا زندگی گزارنے کا کیا انداز ہوا کرتا تھا جبکہ ہماری زندگی کس طرح گزر رہی ہے اور ہمیں زندگی کو کس طرح گزارنا چاہیے۔ ان کے علاوہ کئی سبق آموز واقعات اور ان واقعات سے حاصل ہونے والے مدنی پھول بھی آئندہ ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں بیان کئے جائیں گے۔ لہٰذا آئندہ جمعرات بھی سُنّتوں بھرے اجتماع میں حاضری کی نیت کیجئے، نہ صرف خود آنے کی بلکہ **انفرادی کوشش** کرکے دوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی ساتھ لانے کی نیت کیجئے اور ہاتھ اٹھا کر زور سے کہیے: اِنْ شَآءَ اللہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ واراجتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دُعائیں

(1) شبِ جُمعہ کا دُرود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِالنَّبِیِّ الْاُمِّیِّ

الْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِالْعَظِیْمِ الْجَاهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شخص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی دَرمیانی رات) اِس دُرُود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا مَوْت کے وَقْت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وَقْت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم اُسے قَبْر میں اپنے رَحمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔ (1)

﴾2﴿ تمام گناہ مُعاف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِهٖ وَسَلِّمْ

حضرتِ سَیِّدُنا اَنَس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو شخص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔ (2)

﴾3﴿ رَحمت کے ستّر دروازے:

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے اُس پر رَحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ (3)

1...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ السادسۃ والخمسون، ص ۱۵۱ ملخصًا

2...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الحادیۃ عشرۃ، ص ۶۵

3...القول البدیع، الباب الثانی، ص ۲۷۷

﴿4﴾ چھ لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللّٰہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللّٰہ

حضرت اَحْمَد صاوِی رَحمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ بَعْض بُزرگوں سے نَقْل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔ افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الثانیۃ والخمسون، ص ۱۴۹

﴿5﴾ قُربِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شَخْص آیا تو حُضُورِ اَنْور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُسے اپنے اور صِدِّیْقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے درمِیان بِٹھا لیا۔ اِس سے صَحابۂ کِرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُم کو تَعَجُّب ہوا کہ یہ کون ذِی مَرتبہ ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: یہ جب مُجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔ القول البدیع، الباب الاول، ص ۱۲۵

﴿6﴾ دُرُودِ شَفاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

ہمارے شفاعت فرمانے والے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ مُعَظَّم ہے: جو شَخْص یوں دُرودِ پاک پڑھے، اُس کے لئے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔[1]

﴿1﴾ ایک ہزار دن کی نیکیاں:

1…الترغیب والترہیب، کتاب الذکر والدعاء، ۲/۳۲۹، حدیث: ۳۰

جَزَی اللہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ اَھْلُہٗ

حضرتِ سَیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا سے رِوایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے ستّر فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔ (1)

﴿2﴾ گویا شبِ قدر حاصل کرلی

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا تو گویا اُس نے شَبِ قَدْر حاصل کرلی۔ (2)

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ ، سُبْحٰنَ اللہِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْم

(خُدائے حَلیم وکریم کے سِوا کوئی عِبادت کے لائق نہیں، اللہ پاک ہے جو ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کا پَروردگار ہے۔)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 ...مجمع الزوائد، کتاب الادعیۃ، باب فی کیفیۃ الصلاۃ...الخ، ۱۰/۲۵۴، حدیث: ۱۷۳۰۵

2 ...تاریخ ابنِ عساکر، ۱۹/۱۵۵، حدیث: ۴۴۱۵